مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا
النداء
MKAC
MAJLIS KHUDDAMUL AHMADIYYA CANADA
فروری 2019

دعوی نبوت کے بعد کفارِ مکہ آپ کو عبادت سے روکتے اور تکالیف دیتے۔ ظالموں نے ایک دن حالت سجدہ میں اونٹنی کی غلیظ نجاست سے بھری ہوئی بچہ دانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کی پشت پر ڈال دی۔

(بخاری)

ایک بد بخت نے ایک دن حضورؐ کے گلے میں چادر ڈال کر مروڑنا شروع کیا اور گردن دبوچنے لگا۔ دم گھٹنے کو تھا کہ حضرت ابو بکرؓ نے اسے دھکا دیکر ہٹا دیا اور کہا "کیا تم ایک شخص کو اسلئے قتل کرنا چاہتے ہو کہ وہ کہتا ہے اللہ میرا ربّ ہے۔" مگر آپؐ عبادت سے کب باز آسکتے تھے۔

(بخاری)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

النداء

مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی و دینی رسالہ

فروری 2019ء

فہرست مضامین

90 AHMADIYYA AVENUE, MAPLE, ONTARIO L6A3A4

ishaat@khuddam.ca | www.khuddam.ca/an-nida | amyacanada

Tel: +1 (905) 303-6522 | Fax: +1 (905) 248-3039

القرآن الكريم

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّنِيْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِيْ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ

یقیناً میں ہی اللہ ہوں۔ میرے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ پس میری عبادت کر اور میرے ذکر کے لئے نماز کو قائم کر۔

طٰہ 20:15

حدیث نبوی ﷺ

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ، قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، وَالدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهَرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ، يَغْتَسِلُ فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا، مَا تَقُولُ ذَلِكَ يُبْقِي مِنْ دَرَنِهِ قَالُوا لاَ يُبْقِي مِنْ دَرَنِهِ شَيْئًا. قَالَ فَذَلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ، يَمْحُو اللَّهُ بِهِ الْخَطَايَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اگر کسی شخص کے دروازے پر نہر جاری ہو اور وہ روزانہ اس میں پانچ دفعہ نہائے تو تمہارا کیا گمان ہے ۔ کیا اس کے بدن پر کچھ بھی میل باقی رہ سکتی ہے ؟ صحابہ نے عرض کی کہ نہیں یا رسول اللہ ! ہرگز نہیں ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہی حال پانچوں وقت کی نمازوں کا ہے کہ اللہ ان کے ذریعہ سے گناہوں کو مٹا دیتا ہے ۔

صحیح بخاری 528

کلام الامام علیہ السلام

حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ

"نماز پڑھو نماز پڑھو کہ وہ تمام سعادتوں کی کنجی ہے۔"

روحانی خزائن، جلد۳، ازالہ اوہام، صفحہ ۵۴۹

آپؑ مزید فرماتے ہیں

"سو اے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو۔ آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنے پنج وقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو۔"

روحانی خزائن، جلد ۱۹، کشتی نوح، صفحہ ۱۵

ارشادات سیدنا امیرالمومنین

حضرت خلیفتہ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اس شرط (یعنی تیسری شرط بیعت۔ناقل) میں جو باتیں بیان کی گئی ہیں ان میں نمبر ایک تو یہی ہے کہ اللہ اور رسول کے حکم کے مطابق پانچ وقت نمازیں بلاناغہ ادا کرے گا۔ اللہ اور رسول کا حکم ہے مردوں اور عورتوں دونوں کیلئے۔ اور ان بچوں کیلئے بھی جو دس سال کی عمر کو پہنچ چکے ہیں کہ نماز وقت پر ادا کرو۔ مردوں کیلئے یہ حکم ہے کہ نماز باجماعت کی ادائیگی کا اہتمام کرو۔ مسجدوں میں جاؤ، ان کو آباد کرو، اس کے فضل تلاش کرو۔ پنج وقتہ نماز کے بارہ میں کوئی چھوٹ نہیں۔ اور سفر میں بھی کچھ رعایت توہے یا بیماری میں بھی رعایت ہے۔ یا جیسے یہ ہے کہ جمع کر لو، قصر کر لو۔ اور اگر بیماری میں مسجد نہ جانے کی چھوٹ ہے تو ان باتوں سے اندازہ ہو جانا چاہیئے کہ نماز باجماعت کی کتنی اہمیت ہے۔۔۔ ہر بیعت کنندہ کو اپنا جائزہ لینا چاہیئے کہ ہم اپنے آپ کو بیچنے کا عہد کر رہے ہیں لیکن کیا اس واضح قرآنی حکم کی پابندی بھی کر رہے ہیں۔ ہر احمدی اپنے نفس کے لئے خود مذکر ہے، خود اپنا جائزہ لیں، خود دیکھیں۔ اگر ہم خود ہی اپنے آپ کو ، اپنے نفس کو ٹٹولنے لگیں تو ایک عظیم انقلاب برپا ہو سکتا ہے۔

شرائط بیعت اور ایک احمدی کی ذمہ داریاں، صفحہ ۴۷ تا ۴۸

اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیارے خدام بھائیو!

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ!

آج کل جس دور سے ہم گزر رہے ہیں اسے ڈیجیٹل ایج (Digital Age) کہا جاتا ہے۔ بہت سے ماہرین نے اس حوالہ سے بعض خطرات کی طرف ہمیں توجہ دلائی ہے مثلاً انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا پر بہت سی غلط خبریں آسانی سے لاکھوں کروڑوں لوگوں تک پہنچائی جاتی ہیں اور اس کو روکنا بہت ہی مشکل ہے۔ ان حالات میں پیارے حضور نے ہمیں احتیاط کرنے کی طرف کئی مرتبہ توجہ دلائی ہے۔ حال ہی میں Guardian ویب سائٹ پر خبر چھپی ہے کہ فیس بک (Facebook)اور ٹویٹر (Twitter) دونوں ہی غلط خبروں کے پھیلاؤ کو روک نہیں سکے۔ یہ بات پریشانی کا باعث ہے کیونکہ یہ دونوں سوشل میڈیا کی ایسی مقبول ویب سائٹس ہیں جن پر لاکھوں لوگ جاتے ہیں اور خبریں پڑھتے ہیں ۔ ہمارا کردار بطور احمدی مسلمان اور بطور خدام الاحمدیہ یہ ہے کہ ہم اور ہمارے خدام بھائی ان خطرات سے ہمیشہ محفوظ رہیں اور ہمیشہ ایسے ذرائع سے اپنی معلومات حاصل کریں جو مکمل طور پر صحیح ہوں۔ النداء کی اشاعت اسی کوشش کا ایک چھوٹا سا حصہ ہے۔ قارئین سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری ان عاجزانہ کوششوں کو مثمر بثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین!

الندٰاء کے اس شمارہ کا موضوع صلوٰۃ اور دعا رکھا گیا ہے۔ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اس زمانہ میں جہاں دنیوی علوم سے متعلق غلط خبریں اور غلط معلومات ملتی ہیں وہاں روحانی علوم سے متعلق بھی بہت سی غلط معلومات ملتی ہیں۔ ہر ایک خادم کی یہ ذمہ داری ہے کہ ہمیشہ صحیح ذرائع سے اپنی معلومات حاصل کرے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے پاس زمانہ کے امام حضرت مرزا غلام احمدؑ مسیح موعود اور مہدی معہود کی تحریرات اور اسی طرح خلیفہِ وقت حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کتب، خطبات اور خطابات کا ایک ذخیرہ موجود ہے۔ یہ ذمہ داری ہماری ہے کہ ہم ان ذرائع سے فائدہ اٹھائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین!

والسلام

ایڈیٹر ۔ الندٰاء

سوال جواب

گزشتہ چند خطبات میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس نے صحابہ کا ذکر کس حکمت کے تحت کیا ہے؟

ان صحابہ کا جو مقام تھا اور ہے ان کا چاہے مختصر ذکر ہی ہو، ان لوگوں کا ذکر خیر بھی یا ان کو یاد کرنا بھی ہمارے لئے برکت کا موجب ہے۔ یہ وہ لوگ تھے جو غریب اور کمزور ہونے کے باوجود دین کی حفاظت کرنے والوں میں صف اول میں تھے۔ دشمن کی طاقت سے مرعوب نہیں ہوئے بلکہ ان کا تمام تر توکل اللہ تعالیٰ کی ذات پر تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے وفا اور محبت کا عہد کیا تو اس کے لئے اپنی جانیں قربان کرنے سے بھی دریغ نہیں کیا۔ ان کے اس عہدوفا کے نبھانے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے بھی ان کو جنت کی بشارت دی اور ان سے راضی ہونے کا اعلان فرمایا۔

حضور انور نے مسجدوں کی تعمیر کا حقیقی مقصد کیا سمجھایا ہے؟

اللہ تعالیٰ کے اس گھر کی تعمیر سے ہم نے اپنا مدّعا اور مقصد جو رکھنا ہے وہ صرف اور صرف یہ ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ان باتوں کا کرنا ضروری ہے جن کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم عطا فرمایا ہے، اور اس میں سب سے پہلا اور اوّلین مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنا ہے، اور اس طرح ادا کرنا ہے جس طرح اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتایا ہے۔

اقام الصلوٰۃ کا عملی اظہار کس طرح ہوسکتا ہے؟

اس کا عملی اظہار ایک تو نماز باجماعت کی ادائیگی میں ہے، دوسرے نماز میں اللہ تعالیٰ کی حضوری اور توجہ کو قائم رکھنا ہے اور یہی ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات اور تفسیر سے پتہ چلتا ہے۔ پس نماز کا حقیقی قیام کرنے والے وہ لوگ ہیں جو باجماعت نماز کے عادی ہوں اور اپنی توجہ خالص اللہ تعالیٰ کی طرف رکھتے ہوئے نمازیں پڑھنے والے ہوں، دعا، استغفار اور توجہ سے نماز ادا کرنے والے ہوں، توجہ ادھر ادھر ہو تو پھر اپنی توجہ کو خداتعالیٰ کی طرف لے کر آئیں۔ ہم میں سے ہر ایک اپنا جائزہ لے سکتا ہے کہ کس حد تک ہم اقام الصلوٰۃ کے اس معیار کو حاصل کرنے کی کوشش کرنے والے ہیں۔

حضور انور نے مسجدوں کی تعمیر اور انکے حق ادا کرنے والے مومنوں کی کیا مزید تفصیلات بیان فرمائیں ہیں؟

دین کی خاطر مالی قربانی کرنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی بہتری کے لئے بھی، انکے حق ادا کرنے کے لئے بھی مالی قربانی کرنے والے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان کو سوائے اللہ تعالیٰ کے خوف کے اور کوئی خوف نہیں ہوتا۔ اس فکر میں رہتے ہیں کہ کہیں ہمارے کسی عمل کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ناراض نہ ہوجائے، اللہ تعالیٰ کے پیار سے محروم نہ ہو جائیں۔ اپنے اعمال ان ہدایات کے مطابق کرنے والے ہوتے ہیں، ان حکموں کو اپنے پیش نظر ہر وقت رکھنے والے ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے ایک حقیقی مسلمان کو حکم دیا ہے اور جو قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائے ہیں۔ پس یہ کوئی معمولی ذمہ داری نہیں ہے جو ایک مومن، مسلمان کی ہے۔

حضور انور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے متعلق کیا فرمایا ہے؟

آپ نے اپنے ماننے والوں کو بڑے درد کے ساتھ بیعت کا حق ادا کرنے اور حقیقی مومن بننے کی طرف رہنمائی فرمائی۔ یہ وہ ارشادات ہیں جنہیں ہمیں باقاعدہ اپنے سامنے رکھنا چاہئے اور یہی ہماری روحانی تربیت کا ذریعہ ہے یہی ذریعہ ہے جس کے ذریعہ سے ہم دین کا ادراک بھی حاصل کر سکتے ہیں ۔ اور یہی ذریعہ ہے جس سے ہم خدا تعالیٰ کے قرب پانے کے راستے بھی تلاش کرسکتے ہیں۔ یہی ذریعہ ہے جس سے ہم قرآن کریم کے اسرار و معارف تک پہنچ سکتے ہیں۔ اور یہی ذریعہ ہے جس سے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام و مرتبہ کو پہچان سکتے ہیں۔ اور یہی ذریعہ ہے جس سے ہم اپنی اعتقادی حالتوں کو درست کر سکتے ہیں۔ اور یہی ذریعہ ہے جس سے ہم اپنی عملی حالتوں میں بہتری لاسکتے ہیں۔ یہ بڑی بدقسمتی ہوگی اگر ہم اس خزانے کے ہوتے ہوئے اس سے فائدہ نہ اٹھائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اپنے الفاظ میں جو طاقت اور قوت قدسی ہے اس کا اثر کسی اور کے الفاظ میں نہیں ہوسکتا ۔ اور کیوں نہ ہو ! یہی تو وہ امام ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم کی غلامی میں اسلام کی نشأۃِ ثانیہ اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے اس زمانے بھیجا ہے۔ پس یہ ہمارا، جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے کا دعویٰ کرتے ہیں ، یہ فرض ہے کہ آپ کے الفاظ کو پڑھیں ، سنیں اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ اپنی حالتوں کو اس معیار پر لے کر آئیں جس کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے ہم سے توقع کی ہے۔

"یقیناً اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور جو احسان کرنے والے ہیں"{النحل:۱۲۹}

اس آیت کریمہ کے متعلق حضورانور نے کیا تشریح بیان فرمائی ہے؟

حضورانور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کے متعلق فرمایا ہے کہ "مجھے یہ وحی بار بار ہوئی۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا وَّالَّذِیۡنَ ہُمۡ مُّحۡسِنُوۡنَ (النحل:۱۲۹) اور اتنی مرتبہ ہوئی ہے کہ میں گن نہیں سکتا۔" آپ فرماتے ہیں "...خدا جانے دوہزار مرتبہ ہوئی ہو۔ اس سے غرض یہی ہے کہ تا جماعت کو معلوم ہو جاوے کہ صرف اس بات پر ہی فریفتہ نہیں ہونا چاہئے کہ ہم اس جماعت میں شامل ہو گئے یا صرف خشک خیالی ایمان

سے راضی ہو جاؤ ۔ اللہ تعالیٰ کی معیت اور نصرت اسی وقت ملے گی جب سچا تقویٰ ہو اور پھر نیکی ساتھ ہو"۔ پھر فرمایا"یہ فخر کی بات نہیں کہ انسان اتنی ہی بات پر خوش ہو جاوے کہ [مثلا] وہ زنا نہیں کرتا یا اسنے خون نہیں کیا [کسی کو قتل نہیں کیا] چوری نہیں کی"۔ فرماتے ہی" یہ کوئی فضیلت ہے کہ برے کاموں سے بچنے کا فخر حاصل کرتا ہے؟" یہ کوئی بات نہیں ہے، اس کی کوئی اہمیت نہیں ہے کہ ہم برے کاموں سے بچے ہوئے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ "دراصل وہ جانتا ہے" کرنے والا اگر یہ کام نہیں کرتا " ...وہ جانتا ہے کہ چوری کرے گاتو ...تو قانون کی رو سے زندان میں جاوے گا"۔ یعنی قید ہوگا، پکڑا جائے گا، سزا ملے گی۔ فرماتے ہیں کہ " اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسلام ایسی چیز کا نام نہیں ہے کہ برے کام سے ہی پرہیز کرے۔[اتنا ہی اسلام نہیں] بلکہ جب تک بدیوں کو چھوڑ کر نیکیاں اختیار نہ کرے وہ اس روحانی زندگی میں زندہ نہیں رہ سکتا۔ نیکیاں بطور غذا کے ہیں۔ جیسے کوئی شخص بغیر غذا کے زندہ نہیں رہ سکتا اسی طرح جب تک نیکی اختیار نہ کرے تو کچھ نہیں" بدیاں چھوڑو اور نیکیاں کرو تو تب روحانی زندگی ملتی ہے۔

بیعت سے کیا مراد ہے؟

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ" بیعت سے مراد خداتعالیٰ کو جان سپرد کرنا ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ ہم نے اپنی جان آج خداتعالیٰ کے ہاتھ بیچ دی۔"[ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۲۹۔ایڈیشن ۱۹۸۵ء مطبوعہ انگلستان] پس یہ کوئی معمولی کام نہیں ہے۔ جب ہم اپنی کوئی چیز کسی کو بیچتے ہیں تو پھر اس پر ہمارا کوئی حق نہیں رہتا بلکہ جس کے پاس بیچی ہو وہ اس کا مالک بن جاتا ہے اور پھر اسے اپنی مرضی کے مطابق استعمال کرتا ہے۔پس یہ وہ حالت ہے جو ہمیں اپنے اوپر طاری کرنی چاہئے اور یہ وہ سوچ ہے جو ہمیں اپنی جانوں کے بارے میں رکھنی چاہئے۔

خدّام الاحمدیہ کے عہد میں لفظ "طاعت در معروف" سے کیا مراد ہے؟

حضور انور نے فرمایا ہے کے کچھ ٹیڑی سوچ رکھنے والے لوگ اس لفظ کی غلط تشریح کرتے ہیں، ہمیں اسے روکنا چاہئے۔اگر سب اپنی تشریح کریں گے تو اتحاد میں کمی پیدا ہونا شروع ہو جائے گی۔ لفظ معروف کا مطلب واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کو جاری کرنا اور جماعت کو اس کی تلقین کرنا اور ہر شخص جو اپنے آپ کو جماعت کا حصہ سمجھتا ہے اس کا یہ فرض ہے کہ اس عہد کی پابندی کرتے ہوئے خلیفہ وقت کی جو جماعت سے متعلق ہدایات ہیں ان پر عمل کرے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے بھی یہی فرمایا ہے کہ یہ کبھی نہیں ہو سکتا ، اگر کبھی کوئی غلط ہدایت ہو گی بھی تو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خلافت کی حفاظت کرنی ہے اس لئے اس کے نتائج اللہ تعالیٰ کبھی برے نہیں ہونے دے گا اور ایسے حالات پیدا کردے گا کے اس کے بہتر نتائج پیدا ہوں۔ (ماخوذ از تفسیر کبیر جلد۶ صفحہ ۳۷۶-۳۷۷زیر آیت النور:۵۶) خلیفہ وقت کبھی بھی اللہ تعالیٰ کے احکامات اور اسکے رسول کی تعلیم کے خلاف کوئی بات نہیں کرسکتا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص کامل اطاعت نہیں کرتا وہ جماعت کا نام بدنام کرتا ہے۔

جو شخص پورے طور پر اطاعت نہیں کرتا وہ اس سلسلہ کو بدنام کرتا ہے۔" (ملفوظات جلد۴ صفحہ ۷۴۔ایڈیشن ۱۹۸۵ء مطبوعہ انگلستان)

منتخب از خطبات جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اکتوبر ۲۶،۱۹،۱۲ و نومبر ۲ ۲۰۱۸ء

نماز اور اس کی اہمیت

اسد طاہر

نماز کی اہمیت کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند اقتباسات تحریر کئے جاتے ہیں :

نماز ہر ایک مسلمان پر فرض ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے پاس ایک قوم اسلام لائی اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! ہمیں نماز معاف فرمادی جائے کیونکہ ہم کاروباری آدمی ہیں مویشی وغیرہ کے سبب سے کپڑوں کا کوئی اعتماد نہیں ہوتا اور نہ ہمیں فرصت ہوتی ہے تو آپ ﷺ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ دیکھو کہ جب نماز نہیں تو ہے ہی کیا؟ وہ دین ہی نہیں جس میں نماز نہیں۔ نماز کیا ہے؟ یہی کہ اپنے عجز و نیاز اور کمزوریوں کو خدا کے سامنے پیش کرنا اور اسی سے اپنی حاجت روائی چاہنا۔ کبھی اس کی عظمت اوراس کے احکام کی بجا آوری کے واسطے دست بستہ کھڑا ہونا اور کبھی کمال مذلت اور فروتنی سے اس کے آگے سجدہ میں گر جانا اس سے اپنی حاجات کا مانگنا یہی نماز ہے۔ ایک سائل کی طرح کبھی اس مسئول کی تعریف کرنا کہ تو ایسا ہے، تو ایسا ہے۔ اس کی عظمت اور جلال کا اظہار کرکے اس کی رحمت کو جنبش دلانا پھر اس سے مانگنا۔ پس جس دین میں یہ نہیں وہ دین ہی کیا۔

(تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد۳، صفحہ ۶۱۱مطبوعہ ربوہ طبع جدید)

نماز دراصل رب العزۃ سے دعا ہے۔ جس کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا اور نہ عافیت اور خوشی کا سامان مل سکتا ہے۔ جب خدا تعالیٰ اس پر اپنا فضل کرے گا اس وقت اسے حقیقی سرور اور راحت ملے گی۔ اس وقت سے اس کو نمازوں میں لذت اور ذوق آنے لگے گا جس طرح لذیذ غذاوں کے کھانے سے مزا آتا ہے اسی طرح پھر گریا اور بکا کی لذت آئے گی اور یہ حالت جو نماز کی ہے پیدا ہو جائے گی۔ اس سے پہلے جیسے کڑوی دوا کو کھاتا ہے تاکہ صحت حاصل ہو۔ اسی طرح بے ذوقی نماز کو پڑھنا اور دعائیں مانگنا ضروری ہیں۔

(ملفوظات جلد دوم، ص ۶۱۵، الحکم جلد نمبر ۷ تفسیر سورۃ البقرۃ)

صلوٰۃ کا لفظ اس امر پر دلالت کرتاہے کہ نرے الفاظ اور دعا ہی کافی نہیں بلکہ اس کے ساتھ ضروری ہے کہ ایک سوزش ، رقت اور درد ساتھ ہو۔ خداتعالیٰ کسی دعا کو نہیں سنتا جب تک دعا کرنے والا موت تک نہ پہنچ جاوے۔۔۔ آنحضرت ﷺ جب کسی تکلیف یا ابتلا کو دیکھتے تو فورا نماز میں کھڑے ہو جاتے تھےاور ہمارا اپنا اور ان راستبازوں کا جو پہلے ہو گزرے ہیں ان سب کا تجربہ ہے کہ

'نماز سے بڑھ کر خدا کی طرف لے جانے والی کوئی چیز نہیں'

(ملفوظات جلد پنجم، ص ۹۳ تا ۹۴)

فضائل نماز

نماز خدا کا حق ہے اسے خوب ادا کرو۔ اور خدا کے دشمن سے مداہنہ کی زندگی نہ برتو۔ وفا اور صدق کا خیال رکھو۔ اگر سارا گھر غارت ہوتا ہو تو ہونے دو مگر نماز کو ترک مت کرو ۔ وہ کافر اور منا فق ہیں جو کہ نماز کو منحوس کہتے ہیں۔ اور کہا کرتے ہیں کہ نماز کے شروع

کرنے سے ہمارا فلاں نقصان ہوا ہے۔ نماز ہر گز خدا کے غضب کا ذریعہ نہیں ہے ، جو اسے منحوس کہتے ہیں ان کے اندر خود زہر ہے جیسے بیمار کو شیرینی کڑوی لگتی ہے۔ ویسے ہی ان کو نماز کا مزا نہیں آتا ۔ یہ دین کو درست کرتی ہے اخلاق کو درست کرتی ہے۔ دنیا کو درست کرتی ہے۔ نماز کا مزا دنیا کے ہر ایک مزے پر غالب ہے۔ لذات جسمانی کے لیے ہزاروں خرچ ہوتے ہیں اور پھر ان کا نتیجہ بیماریاں ہوتی ہیں۔ اور یہ مفت کا بہشت ہے ۔ جو اسے ملتا ہے ۔ قرآن شریف میں دو جنتوں کا ذکر ہے۔ ایک ان میں سے دنیا کی جنت ہے اور وہ نماز کی لذت ہے۔

(ملفوظات جلد سوم، ص ۵۹۱،۵۹۳)

سچا ایمان:

انسان کی خدا ترسی کا اندازہ کرنے کے لیے اس کے التزام نماز کا دیکھنا کافی ہے کہ کس قدر ہے اور مجھے یقین ہے کہ جو شخص پورے پورے اہتمام سے نماز ادا کرتا ہے اور خوف اور بیماری اور فتنہ کی حالتیں اسکو نماز سے روک نہیں سکتیں وہ بیشک خدائے تعالیٰ پر ایک سچا ایمان رکھتا ہے مگر یہ ایمان غریبوں کو دیا گیا۔ دولتمند اس نعمت کو پانے والے بہت ہی تھوڑے ہیں۔

(ازالہٗ اوہام حصہ دوم، روحانی خزائن جلد ۳، ص۵۴۰)

نماز کو سنوار کر ادا کرو:

نماز کو ایسے ادا نہ کرو جیسے مرغی دانے کے لیے ٹھونگ مارتی ہے بلکہ سوزو گداز سے ادا کرو اور دعائیں بہت کیا کرو ۔ نماز مشکلات کی کنجی ہے۔ماثورہ دعاؤں اور کلمات کے سوا اپنی مادری زبان میں بھی بہت دعا کیا کرو تا اس سے سوزوگداز کی تحریک ہو اور جب تک سوزوگداز نہ ہو اسے ترک مت کرو۔ کیونکہ اس سے تزکیہ نفس ہوتا ہے اور سب کچھ ملتا ہے۔ چاہیئے کہ نماز کی جس قدر جسمانی صورتیں ہیں ان سب کے ساتھ دل بھی ویسے ہی تابع ہو۔ اگر جسمانی طور پر کھڑے ہو تو دل بھی خدا کی اطاعت کے لیے ویسے ہی کھڑا ہو۔ اگر جھکو تو دل بھی ویسے ہی جھکے۔ اگر سجدہ کرو تو دل بھی ویسے ہی سجدہ کرے۔ دل کا سجدہ یہ ہے کہ کسی حال میں خدا کو نہ چھوڑے۔ جب یہ حالت ہوگی تو گناہ دور ہونے شروع ہو جاویں گے۔ معرفت بھی ایک شے ہے جو کہ گناہ سے انسان کو روکتی ہے۔ جیسے جو شخص سم الفار، سانپ اور شیر کو ہلاک کرنے والا جانتا ہے تو وہ ان کے نزدیک نہیں جاتا۔ ایسے جب تم کو معرفت ہوگی تو تم گناہ کے نزدیک نہ پھٹکو گے۔

(ملفوظات جلد سوم، ص ۵۸۹ تا ۵۹۰)

کیا میں نے زندگی کا مقصد حاصل کر لیا؟

طاہر احمد پیس ویلیج ویسٹ مقامی

جس طرح انسان کی ہر کوشش، ہر حرکت، ہر کام غرض ہر عمل کے پیچھے ایک مقصد ہوتا ہے مثلاً اگر کوئی شخص مکان بناتا ہے تو اسکا اول مقصد یہ ہوتا ہے کہ وہ رہا ئش کے قابل ہو، اگر گاڑی خریدتا ہے تو اول مقصد یہ ہے کے سفر کرنے میں کام آسکے ۔ لیکن اگر غور کریں تو ان کے کرنے میں اور بھی ثانوی حیثیت کی حامل خواہشات ہو سکتی ہیں مثلاً گھر خوبصورت ہونا چاہیے، ہوا کے رخ کے مطابق ہونا چاہیے، سورج کی روشنی گھر میں آنی چاہیے، کار آرام دہ ہونی چاہئے، رفتار زیادہ ہونی چاہیے لیکن بہر حال ثانوی خواہشات کے بغیر تو گزارا ممکن ہے مگر بنیادی اہمیت کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا اسی طرح انسان کے بنانے کا بھی کا ایک مقصد ہے ہمارے اس دنیا میں آنے کا بھی ایک مقصد ہے اور اس مقصد کو اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں یوں بیان کرتا ہے کہ "اور میں نے جن و انس کو پیدا نہیں کیا مگر اس غرض سے کہ وہ میری عبادت کریں" (سورۃ الذاریات آیت نمبر ۵۷)

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے مقصد حیات عبادت کو قرار دیا اور عبادت کا سب سے احسن اور بنیادی جزو نماز ہے۔

نماز کی اہمیت کا اندازا ہمیں اس حدیث سے بخوبی ہوتا ہے حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن سب سے پہلے جس چیز کا بندوں سے حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے ۔ اگر یہ حساب ٹھیک رہا تو وہ کامیاب ہو گیا اور اس نے نجات پالی ۔ اور اگر یہ حساب خراب ہوا تو وہ ناکام ہو گیا اور گھاٹے میں رہا۔ اگر اسکے فرضوں میں کوئی کمی ہوئی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ دیکھو! میرے بندے کے کچھ نوافل بھی ہیں۔ اگر نوافل ہوئے تو فرضوں کی کمی ان نوافل سے پوری کر دی جاۓ گی ۔ اسی طرح اسکے باقی اعمال کا معائنہ ہو گا اور ان کا جائزہ لیا جائے گا (ترمذی کتاب الصلوۃ باب ان اول ما یحاسب بالعبد)

سو اگر مجھے زندگی کے امتحان میں کامیاب ہونا ہے تو اس بنیادی سوال کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنی ترجیحات کو طے کرنا ہوگا۔ یہ نہ ہو کہ میں ثانوی حیثیت کی حامل چیزوں مثلاً ملازمت، دنیاوی محفلوں، دوستوں کی قربت، دنیاوی امتحانوں کی وجہ سے نماز سو غافل ہو جاؤں اور اپنے مقصد حیات سو دور جا پڑوں۔

حضرت مسیح موعودؑ اس کے متعلق بیان فرماتے ہیں کہ

"پھر جو شخص نماز ہی سے فراغت حاصل کرنی چاہتا ہے اس نے حیوانوں سے بڑھ کر کیا کیا؟ وہی کھانا پینا اور حیوانوں کی طرح سو رہنا۔ یہ تو دین ہر گز نہیں ۔ یہ سیرت کفار ہے بلکہ جو دم غافل وہ دم کافروالی بات بالکل راست اور صحیح ہے"۔
(تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد ۳ صفحہ ۶۱۲ مطبوعہ ربوہ۔ طبع جدید)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں

زر سے پیار کرتے ہیں اور دل لگاتے ہیں
ہوتے ہیں زر کے ایسے کہ بس مر ہی جاتے ہیں

جب اپنے دلبروں کو نہ جلدی سے پاتے ہیں
کیا کیا نہ ان کے ہجر میں آنسو بہاتے ہیں
پر انکو اس سجن کی طرف کچھ نظر نہیں
آنکھیں نہیں ہیں کان نہیں دل میں ڈر نہیں
اے غافلاں وفا نہ کند ایں سرائے خام
دنیائے دوں نماند و نماند بہ کس مدام
(درثمین ۔ صفحہ نمبر ۱۲)

اس ملک میں جہاں ایک عام تعاثر پایا جاتا ہے کہ روزگار کی بڑی مجبوریاں ہیں ، تعلیمی مصروفیات ایسی ہیں کہ نماز کی پابندی کرنا انتہائی مشکل ہے اور بڑی آسانی سے اس عذر کو پیش کر کے اس فریضہ سے راہ فرار اختیار کرنے کی کوشش کی جاتی ہے لیکن یہ بات مدنظر رہنی چاہیئے کہ اسلام کے احکامات پوری دنیا کے لئے ایک سے ہیں خواہ وہ پاکستان ہو ، خواہ امریکہ اور خواہ کینیڈا۔ نماز یہاں بھی فرض ہے اور سب سے زیادہ اہمیت کی حامل ہے۔ آجکل ایک بڑی کمزوری نماز جمعہ کی ادائیگی میں ہے اور اپنی ملازمت، کاروبار، پڑھائی کی وجہ سے اس اہم فریضہ کی ادائیگی میں سستی ہے۔ حضرت خلیفتہ المسیح الرابعؒ خطبہ جمعہ ۱ جنوری ۱۹۸۸ میں جمعہ کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں

"چنانچہ آپ یہاں انگلستان میں اور دیگر یورپین ممالک میں جو بڑی نسلیں جمعہ کے آدی نہیں رہیں ان کے ماں باپ کا قصور ہے کہ انہوں نے بچپن میں ان کو عادی نہیں بنایا۔ آپ کہ سکتے ہیں ہاں ہمارے اسکول ہیں ان میں جانا ہوتا ہے اس لئے آپ کے لئے دو choices یا اختیارات ہیں جن میں سے جس کو چاہیں چن لیں یا تو اسکول کو اہمیت دیں دنیا کی تعلیم کو اہمیت دیں یا پھر دین کو اہمیت دیں اور ان کی روحانی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھنے کا فیصلہ کر لیں کیو نکہ جمعہ سے غافل بچوں کا کوئی مستقبل نہیں ہے۔جماعتی لحاظ سے سوائے اسکے خدا تعالیٰ خاص فضل فرما کر اکا دکا کو واپس لے آئے مگر بالعموم نئ نسلیں آپ کی اقدار سے دور ہونا شروع ہوجائیں گی اور یہ تنزل زیادہ تیز رفتار ہوتا چلا جائے گاوقت کے گزرنے کے ساتھ۔ اس لئے جمعہ کی طرف غیر معمولی توجہ کرنے کی ضرورت ہے"

پھر حضور مزید اسکول سے چھٹی لینے کے متعلق بیان فرماتے ہیں

"لیکن اگر رخصت حاصل کرنے میں کامیابی نہ بھی ہو تو قربانی کرنی چاہیئے۔ اس کی طرف میں اب جماعت کو بلاتا ہوں ۔ کوشش کریں کہ آپ کو رخصت مل جائے

۔ آپ کے لئے آسانی پیدا ہو جائے لیکن اگر یہ نہیں کر سکتے تو اس دن اپنے بچوں کو اسکول بھیجنا بند کر دیں"

اسی طرح حضور نے اس خطبہ میں تلقین کی کہ اگر ملازمت سے چھٹی لینی پڑتی ہے تو ضرور لیں لیکن جمعہ کی نماز کی ادائیگی ہر حال میں ممکن بنائیں۔ ی

جہاں آج میں اپنے مستقبل کے لئے کوشش کر رہا ہوں اور دن کا بیشتر حصہ اپنی ملازمت میں اور گھر کی مختلف زمہ داریوں میں گزارتا ہوں اور اپنے تیئں یہ تصور کرتا ہوں کہ ایک کامیاب زندگی بسر کر رہا ہوں، لیکن جب میں دوبارہ اپنی پیدائش کے مقصد کا سوچتا ہوں اور غور کرتا ہوں کہ تقریباً آدھی زندگی گزار چکا ہوں اور شاید چند دن یا سال اور ہوں تو پریشان ہو جاتا ہوں کہ کہیں ان ادنیٰ خواہشوں کے پیچھے اعلیٰ مقصد کو پانے میں ناکام تو نہیں ہو گیا۔ پھر ندامت کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور جھکنے کی توفیق ملتی ہے اور کیونکہ اللہ تعالیٰ غفوررحیم ہے اور اپنے بندہ کی سچی توبہ کو قبول کرتا ہے تو پھر خدا سے اسکی محبت کو مانگتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اے اللہ مجھے ہدایت دے، میرے گناہ بخش دے، اپنی محبت عطا کر اور مجھے توفیق دے کہ میں اس امتحان مین امتیازی نمبروں سے پاس ہوں اور اپنی زندگی کے مقصد کو حاصل کرنے میں کامیاب رہوں۔ اللہ ہم سب کو اسکی توفیق عطا کرے۔ آمین